شعــروادب:

اوراق الوردة

منظوم اُردو ترجمہ

قصیدہ بردہ

ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی

شیخ محمد بن سعید بوصیری مصری متوفی ۶۹۷ھ کا یہ شاہکار نعتیہ قصیدہ اپنے اخلاص اور والہانہ انداز بیان کی وجہ سے ایک نہایت اثر انگیز ادب پارے کی حیثیت رکھتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ تقریباً پونے آٹھ سو سال سے یہ برابر مقبول اور متداول چلا آرہا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ خوش اعتقاد لوگوں نے بہت سے بے اصل خواص وفوائد بھی وضع کرکے اس کے ساتھ وابستہ کردئے ہیں۔ میرے نزدیک کسی نعتیہ ادب پارے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس سے حضور سرورعالم ﷺ کے ساتھ ذہنی وقلبی وابستگی میں اضافہ ہو اور آپ کی نبوت ورسالت کی صداقت وحقانیت پر ایمان پختہ تر ہوجائے اور آپ کی پیروی کا جذبہ بیدار ہو جو ایک مسلمان کی سب سے نمایاں پہچان او اس کے ایمان کی جان ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے شیخ بوصیریؒ کا یہ قصیدہ کامیاب ترین قصائد میں سے ہے اور یہی سبب ہے کہ ہر دور میں متعدد اکابر علماء اور ارباب قلم نے دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کی بہت سی شرحیں اور ترجمے لکھے ہیں۔)

ڈاکٹر رئیس احمد نعمانی نے اس کا منظوم اردو ترجمہ کیا ہے۔ کیونکہ قصیدہ بہت طویل ہے اس لئے منتخب اشعار کا ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

رواں ہیں کیوں تری آنکھوں سے اشک خون آلود
پھر آج تازہ ترا زخم دل ہوا کیسے؟
وہ ذو سلم[1] کے پڑوسی وہ جان ودل کے رفیق
کسی بہانے سے کیا آج تجھ کو یاد آئے ؟

چلی ہے بادصبا کا ظمہ ؒ کی جانب سے
جو ساتھ لائی ہے اپنے شمیم شہر حبیبؐ
اضم سے یا کہ شب غم کے گھپ اندھیرے میں
چمک اٹھی ہے کوئی برق خاص دور وقریب؟

❁❁❁

یہ تیری آنکھوں کو کیا روگ لگ گیا آخر؟
کہے جو ان سے تو تھمنے کو، اور بھی برسیں
ہوا ہے کیا یہ ترے دل کو بھی، کہ جتنا بھی،
تو کہہ رہا ہے کہ سنبھلے، نہیں ہے وہ نہیں ہیں؟

❁❁❁

قتیل تیغ محبت کی سادگی دیکھو
سمجھ رہا ہے محبت کا راز ہے پنہاں
اسے خبر نہیں کیا اسعد بھی فی الواقع ؟
کہ اس کی آنکھیں بھی گریاں ہیں دل بھی شعلہ فشاں

❁❁❁

یہ سچ ہے خواب میں آیا خیال دوست مجھے
جو کرگیا مری آنکھوں سے نیند کو کافور
یہی ہے رسم محبت کہ دیکھے درد و الم
بشر کے قلب کو کرتی ہے لذتوں سے دور

❁❁❁

میں مانتاہوں نصیحت ہے پر خلوص تری
مگر میں تیری نصیحت کو سن نہیں سکتا
وہ کان ہی نہیں ہوتے ہیں، اہل الفت کے
کہ سن سکیں جو ملامت گروں کی کوئی صدا

❁❁❁

بڑی ہی آفت جاں ہے یہ نفس امارہ
کسی کی جس نے نصیحت نہ آج تک مانی
سفید بالوں نے ، پیری نے لاکھ دھمکایا
یہ ٹس سے مس نہ ہوا، وائے اس کی نادانی

❁❁❁

کیا مہیا نہ اعمال نیک کاتوشہ
ذرا بھی اس نے نہ پیری کا احترام کیا
وہ مہماں جو مرے سر پہ آ ہوا وارد
نہ حق ادا کیا کچھ اس کی میزبانی کا

❁❁❁

ہوا ہے یوں بھی بہت مرتبہ کہ نفس دنی
سجا کے پیش کرے کوئی لذت قاتل
اور آدمی کو نہ چل پائے یہ پتہ ہرگز
کہ زہر بھی ہے مرغن غذاؤں میں شامل

❁❁❁

شکم پری کی ہومستی کہ بھوک کی سستی
ہر ایک حال میں پوشیدہ مکر نفس سے ڈر
کہ یوں بھی ہوتا ہے اکثر کہ بھوک کی شدت
زیادہ خوری سے بھی ہو زیادہ موجب شر

❁❁❁

تجھے بھلائی کے کاموں کا میں نے حکم دیا
مگر کیا نہ کبھی میں نے کوئی نیک عمل

چلانہ خود ہی میں اس راہ پر تو کیا حاصل
کہ تجھ سے کہتا رہوں ، دیکھ سیدھی راہ پہ چل

❀❀❀

سوائے فرض نمازوں کے اور روزوں کے
پڑھی نماز نہ روزہ ہی کوئی میں نے رکھا
تمام عمر نوافل سے میں رہا غافل
جو آخرت کے لئے بنتے زاد راہ مرا

❀❀❀

رسول پاکؐ کی سنت کو میں نے ترک کیا
کہ صرف خالق کونین کی رضا کے لئے
رہے جو راتوں کو مصروف یوں عبادت میں
کہ ان کے پائے مبارک بھی سوج جاتے تھے

❀❀❀

وہ فخر نوع بشر اور وہ امام رسلؐ
ستایا کرتی تھی جب ان کو بھوک کی سختی
تو باندھتے تھے کمر اور پیٹ پر پتھر
کہ جن کی جلد بہت نرم اور نازک تھی

❀❀❀

ہوا ہے یوں بھی کہ سونے کے اونچے اونچے پہاڑ
یہ چاہتے تھے کہ رغبت ہو آپؐ کو ان سے
نبیؐ کی ہمت عالی کے روبرو ہو کر
وہ ایسے خوار ہوئے، جس طرح خزف ریزے۳

❀❀❀

ضرورتوں سے نہ تھے آپؐ گرچہ مستثنیٰ
مگر تھا زہد بہت پختہ سروردیں کا
کہ احتیاج کا غلبہ نبیؐ کی عصمت پر
بہ روئے کار کسی طرح آنہ سکتا تھا

❀❀❀

بلاتیں آپؐ کو دنیا کی لذتوں کی طرف
ضرورتوں کی بھلا یہ مجال ہی کب تھی
کہ چار دانگ جہاں میں یہ بات ہے مشہور
"نہ ہوتے آپؐ اگر، تو نہ ہوتی دنیا بھی"

❀❀❀

وہ بہترین خلائق، محمد عربیؐ
خدا نے جن کو کیا دو جہان کا سردار
عرب ہوں یا کہ عجم سب کے پیشوا ہیں وہیؐ
انھیں کو حق نے کیا انس و جان کا سردار

❀❀❀

حبیب خالق کونین ہیں رسول کریمؐ
ہر ایک صاحب ایماں ہے آپؐ کا شیدا
امید ہے کہ ہو محشر کی ہولناکی میں
شفاعت آپ کی حاصل ہمیں بحکم خدا

❀❀❀

خدا کے بندوں کو اس کی طرف بلاتے تھے
چھڑا کے جادہ شرک و صنم پرستی کو
تو انؐ کا دامن رحمت پکڑلیا جس نے
پکڑلیا ہے خدا کی اٹوٹ رسی کو

❀❀❀

سب انبیاءؑ کے کمالات کو ہے وہ نسبت
حبیبِؐ حق کے کمالات علم و عرفاں سے
کہ جیسے بحر سے، باران تندوپیہم سے
کوئی تو چلو بھرے کوئی ایک چسکی لے

❁❁❁

سبھی رسولوں کی اک حد ہے علم و حکمت میں
جہاں سے آگے نہیں بڑھتے ان کے پائے کمال
مگر حبیبِؐ خدا سرور دو عالم کا
حدود فہم سے بالا ہے منتہائے کمال

❁❁❁

وہ آپؐ ہی ہیں کہ ہر جسم و جاں کے خالق نے
کمال ظاہر و باطن تمام جس پہ کیا
تمام جن وبشر میں سے منتخب کرکے
حبیبؐ خاص بنایا پھر آپؐ کو اپنا

❁❁❁

ملی ہیں آپؐ کو مخصوص خوبیاں حق سے
نہیں ہے آپؐ کا جن میں کوئی شریک وسہیم
کہ ذات پاکؐ نبی میں ہے ایسا جو ہر حسن
کسی طرح سے نہیں ہے جو قابل تقسیم

❁❁❁

تھی ذات آپؐ کی مانند نیر تاباں ؎
کہ اس کو دور سے دیکھو تو چھوٹا آئے نظر
ذرا قریب سے دیکھو تو فرط تابش سے
ہو خیر گی کے سبب وا، نہ پوری چشم بشر

❁❁❁

اگرچہ قوموں کو دیدی تھی کاہنوں نے خبر
کہ ان کا بگڑا ہوا دین اور نظام حیات
تمام کرچکے دنیا میں اپنا دور بقا
اب آنیوالا ہے انسانیت کا یوم نجات

❁❁❁

اگر چہ دیکھ چکے تھے وہ اپنی آنکھوں سے
کہ اوندھے منہ ہیں زمیں پر پڑے ہوئے اصنام
بھڑکتے شعلے بکھرتے ہیں آسمانوں میں
بدل رہا ہے زمین و زماں کا کہنہ نظام

❁❁❁

تھے جتنے جن و شیاطین آسماں کے قریب
رہ پیام الٰہی سے سب گریزاں تھے
فرار جیسے کرے کوئی فوج کھا کے شکست
وہ بھاگتے تھے یونہی ایک ایک کے پیچھے

❁❁❁

زمانہ جب بھی ہوا میرے درپے آزار
تو مانگی میں نے اماں آپؐ کے وسیلے سے
خدا نے مجھ کو کیا اپنی رحمتوں سے قریب
بچایا ذلت و شر سے مجھے زمانے کے

❁❁❁

نبیؐ کے خواب بھی آئینۂ حقیقت تھے
کہ وحی حق تھے ، تو اس وحی کا نہ کر انکار
خدا نے آپؐ کو بیشک دیا تھا دل ایسا
جب آنکھیں سوتی تھیں رہتا تھا تب بھی وہ بیدار

❁❁❁

عیاں ہے سب پہ کہ آیات و معجزات رسولؐ
چراغ راہ ہیں انساں کی زندگی کے لئے
بغیر ان کے نہیں عدل کو جہاں میں ثبات
جو امن عام کا ضامن ہے آدمی کے لئے

❀❀❀

شفا نصیب ہوئی بار ہا مریضوں کو
ملا جو لمس کف دست پاک آقاؐ کا
حواس جن کے تھے مختل غموں کی کثرت سے
درست ہوگئے ، جینے کا حوصلہ پایا

❀❀❀

کبھی جو قحط پڑا، کشت زار سوکھ گئے
خراب حال و پریشاں ہوئے عرب کے مکیں
دعا کی آپؐ نے پروردگار عالم سے
تولہلہا اٹھی پھر سے تمام سطح زمیں

❀❀❀

تمام ایسے مفاخر سے سرفراز ہوئے
کہ جن میں کوئی بھی سرکارؐ کا سہیم نہ تھا
فرشتوں کی بھی رسائی جہاں نہیں تھی،آپؐ
ہر اس مقام سے آگے گئے تن تنہا

❀❀❀

ہوا ظہور نبیؐ عہد جاہلیت میں
یتیم پیداہوئے ، عمر بھر رہے امی ﷺ

سکھائے پھر بھی زمانے کو جو علوم و ادب
ہیں ، معجزے کے طلبگار کے لئے کافی

❀❀❀

حوالے:

۱۔ذوسلم: مکہ اور مدینہ کے راستے میں ایک مقام کا نام ہے۔ نبی کریم ﷺ ہجرت فرماتے ہوئے اس مقام سے گزرے تھے۔ (باجوری، ازہری، رضوی، حسنی)

۲۔کاظمہ: مدینہ طیبہ سے مکہ کی طرف جانے والے ایک راستے کا نام بھی ہے، مدینہ منورہ کے آس پاس ایک مقام کا نام بھی بتایا گیا ہے، ایک تالاب یا کنویں کو بھی کہا جاتا تھا، اور خود مدینہ طیبہ کے ناموں میں سے ایک نام بھی ہے اور بظاہر اس شعر میں یہی مراد ہے۔(ازہری، باجوری، رضوی، حسنی)

۳۔خذف ریزے: ٹھیکرے، کنکر

۴۔نیر تاباں: چمکتا ہوا سورج

۵۔اُمی: جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہو۔ حضور انور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام علوم علم و ادب فرشتے کی وساطت سے کسی دنیاوی ذریعے کے بغیر سکھایا تھا، اس لئے آپ کو امی کہا گیا۔

❀❀❀❀